

سوال

میں ایک یہودی گھرانے میں رہتے ہوئے ایک لمبے عرصہ سے اسلام اور قرآن مجید کا مطالعہ کر رہا ہوں ، میرے خیال میں اسلام ہی صحیح راستہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اسلام کے متعلق مزید جاننا چاہتا ہوں اور ہوسکتا ہے مسلمان ہو جاؤں ؟
تو مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

شائد اللہ تعالیٰ اس بچے کے ساتھ بھلائی اور خیر چاہتے ہیں ، ہم آپ کی تعظیم کرتے ہیں کہ آپ یہودی خاندان میں رہنے کے باوجود کچھ مدت سے قرآن مجید اور اسلام کا مطالعہ کرتے رہے اور آپ کا یہ خیال ہونے لگا ہے کہ دین اسلام ہی دین حق ہے ۔

تو یہ سب عظیم اقدام ایسے ہیں جس پر آپ مکمل دلیری دلائے جانے کے مستحق ہیں اور ہم اس کی داد دیتے ہیں ، اور پھر آپ کا اس عمر میں حق کی تلاش کرنا آپ کی عقل میں پختگی اور سلیم سوچ و فکر کی غمازی کرتا ہے ۔

آپ کو اس تفکیرو سوچ پر مبارکباد دیتے ہیں اور آپ سے گزارش ہے کہ آپ قرآن مجید کا مزید مطالعہ کریں اور صحیح اسلامی ویب سائٹس کو دیکھیں اور آپ اس ویب سائٹ پر بہت سی صحیح معلومات اور ان لوگوں کے سوالات کے جوابات ملیں گے جن کی حالت بھی آپ سے ملتی جلتی ہی ہے ۔

اب آپ ہمارے ساتھ آئیں ہم اس یہودی بچے کا قصہ پڑھتے ہیں جو کہ آج سے چودہ سو برس قبل نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سے تعلق رکھتا ہے :

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی بچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا تو وہ بیمار ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو وہ قریب الموت تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کی دعوت دی تو بچہ اپنے سر کے پاس کھڑے والد کی طرف دیکھنے لگا تو اس کے والد نے کہا :

ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم (یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے) کی بات تسلیم کرلو ، تو وہ بچہ کلمہ پڑھ

کرمسلمان ہوگیا اورپھر اسے موت نے آلیا ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے نکلے اورآپ یہ فرما رہے تھے کہ اس اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا ہے جس نے اسے میرے ذریعہ آگ سے بچا لیا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1268) مسنداحمد حدیث نمبر (12896) ۔

توآؤ آپ بھی مسلمان ہوجاؤ جس طرح کہ آپ سے پہلے یہ بچہ بھی مسلمان ہوگیا تھا کہ تم بھی آگ سے بچ سکو اورآسمان و زمین جتنی چوڑائی والی جنت حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکو ۔

پھرہم آپ کو یہ صحیح قصہ بھی بطور ہدیہ پیش کرتے ہیں جس میں عظیم عبرتیں اوربہت ہی بلیغ نصیحت پائی جاتی ہے ، قصہ ایک ایسے بچے کی زندگی کا ہے جو حق کا متلاشی تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی توفیق دی اور وہ حق کوتلاش کرنے میں کامیاب ہوا ۔

عبدالرحمن بن ابی لیلی صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ کے پاس ایک جادوگر تھا جب وہ بوڑھا ہوگیا توبادشاہ سے کہنے لگا میں اب بہت بوڑھا ہوچکا ہوں میرے پاس ایک بچہ بھیجا کرو میں اسے جاد سکھا دیا کروں گا ۔

بادشاہ نے اس کے پاس ایک بچہ بھیج دیا لیکن راستے میں ایک راہب کی کٹیا تھی جب وہ وہاں سے گزرا توراہب کے پاس بیٹھ کر اس کی باتیں سننے لگا بچے کو یہ باتیں بہت اچھی لگیں ، تو وہ جب بھی جادوگر کے پاس جاتا راستے میں اس راہب کے پاس بھی بیٹھتا اور اس کی باتیں سنتا اور جب وہ جادوگر کے پاس پہنچتا تو وہ اسے مارتا تو اس نے اس کی شکایت راہب سے کی توراہب بچے سے کہنے لگا :

جب جادوگر کا ڈرہو تو اسے کہو کہ میرے گھروالوں نے مجھے روک لیا تھا اور جب جاؤ تو انہیں کہو کہ جادوگر نے روک لیا تھا ، تومعاملہ اسی طرح چلتا رہا ایک دن اس نے راستے میں بہت بڑا جانور دیکھا جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا ، تو وہ دل میں کہنے لگا کہ آج علم ہوگا کہ راہب سچا ہے کہ جادوگر ۔

اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہنے لگا اے اللہ اگر راہب کا دین تجھے جادوگر کے دین سے پسند ہے تو اس جانور کو قتل کردے تا کہ لوگ جاسکیں یہ کہہ کر پتھر جانور کو دے مارا تو وہ اس سے مرگیا اور لوگ چلے گئے ۔

وہ بچہ راہب کے پاس آیا اور اسے سارا ماجرا سنایا ، توراہب بچے سے کہنے لگا : بیٹے آج تم مجھ سے بھی افضل ہو میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرا معاملہ بہت آگے نکل گیا ہے ، اور اب تجھے تنگ کیا جائے گا اور اگر تجھے کچھ مصیبت آئے تو کسی کو میرے متعلق نہ بتانا ۔

اور وہ بچہ مادرزاد اندھے اور برص کے مریض کو صحیح کرتا اور لوگوں کا ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا تھا ، بادشاہ کا

ایک درباری بھی اندھا ہوچکا تھا وہ اس بچے کے پاس بہت سے تحفے تحائف لے کر پہنچا اور کہنے لگا اگر تو نے مجھے شفا دے دی تو میں یہاں بہت کچھ جمع کر دوں گا، اس بچے نے جواب دیا میں تو کسی کو بھی شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اگر تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے تو میں تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں وہ تجھے شفا سے نوازے گا ۔

اس طرح وہ درباری اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا سے نواز دیا ، وہ درباری آکر بادشاہ کے پاس پہلے کی طرح آ کر بیٹھ گیا تو بادشاہ نے اسے کہا تیری نظر کس نے لوٹائی ہے وہ کہنے لگا میرے رب نے بادشاہ نے کہا کیا میرے علاوہ بھی تیری کوئی رب ہے ؟

اس نے جواب میں کہا میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے ، اس طرح اسے پکڑ کر اذیتیں دی گئیں حتیٰ کہ اس نے بچے کے بارہ میں بتا دیا تو بچے کو بھی پکڑ لیا گیا تو بادشاہ اسے کہنے لگا :

بیٹے توجادو کی بنا پر مادر زاد اندھے اور برص کے مریض کو صحیح کرنے لگا ہے اور تو یہ یہ کرنے لگا ہے تو اس نے جواب دیا میں تو کسی کو بھی شفا نہیں دیتا بلکہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو شفا یابی سے نوازتا ہے ۔

تو اس طرح بچے کو بھی اذیتیں دی جاتی رہی حتیٰ کہ اس نے راہب کا بتا دیا تو راہب کو لایا گیا اور اسے کہا گیا کہ اپنے دین سے ہٹ جاؤ تو اس نے اپنا دین ترک کرنے سے انکار کر دیا بادشاہ نے آرا منگوا کر اس کے سر کے درمیان سے دو ٹکڑے کر دیے ۔

پھر اس درباری کو بھی لاکر اسے بھی کہا گیا کہ اپنا دین ترک کر دو اس نے بھی دین چھوڑنے سے انکار کر دیا تو اسے بھی آرا منگوا کر سر کے درمیان سے آرے کے ساتھ دو ٹکڑے کر دیا گیا ، اور پھر اس بچے کو لایا گیا اور اسے دین چھوڑنے کا کہا گیا تو اس نے بھی انکار کر دیا ۔

بادشاہ نے بچے کو کچھ لوگوں کے سپرد کیا کہ جاؤ اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ جب تم چوٹی پر پہنچو تو اور اگر یہ اپنے دین سے باز آ جائے تو اسے واپس لے آنا اور اگر انکار کر دے تو اسے نیچے پھینک دینا ، وہ اسے لے کر پہاڑ پر چڑھے تو بچے نے دعا کی اے اللہ تو انہیں جس طرح مرضی سنبھال تو پہاڑ لرزا اور وہ سب پہاڑ سے نیچے گر گئے تو اس طرح بچہ زندہ چلتا ہوا بادشاہ کے پاس پہنچا ۔

بادشاہ نے بچے سے کہا تیرے ساتھی کہاں ہیں اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سنبھال لیا ہے ، بادشاہ نے پھر اپنے کچھ پیروکاروں کو کہا کہ اسے لے جاؤ اور ایک کشتی میں سوار کر کے سمندر کے درمیان میں جانا اگر تو یہ اپنے دین سے باز آ جائے تو ٹھیک ورنہ اسے سمندر میں پھینک دینا ۔

اس طرح وہ لوگ اسے لے گئے تو بچے نے اپنے اللہ سے دعا کی اے اللہ انہیں جس طرح مرضی سنبھال تو کشتی الٹ

گئی اور وہ سب غرق ہو گئے ، تو وہ زندہ سلامت چلتا ہوا پھر بادشاہ کے پاس جا پہنچا ، بادشاہ کہنے لگا تیرے ساتھی کہاں ہیں اس نے جواب دیا انہیں اللہ تعالیٰ نے سنبھال لیا ہے ۔

تو وہ بچہ بادشاہ سے کہنے لگا کہ تومجھے اس وقت قتل نہیں کرسکتا جب تک کہ میرے کہے ہوئے طریقے پر عمل نہیں کرتا ، بادشاہ نے کہا وہ طریقہ کیا ہے ؟

بچے نے کہا لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کرو اورمجھے ایک تنے پر لٹکا کر میرے ترکش میں سے میرا ہی ایک تیر لو اور اسے کمان میں رکھو پھر یہ کہو اللہ کے نام سے جو اس بچے کا رب ہے کہہ کرتیر مجھے مارو اگر تو ایسا کرے گا تومجھے قتل کرسکے گا ۔

تو اس طرح بادشاہ نے لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کیا اور اسے ایک کھجور کے تنے سے سولی پر لٹکایا پھر اس بچے کے ترکش سے اسی کا ایک تیر لے کر کمان میں رکھا پھر اللہ تعالیٰ کے نام سے جو اس بچے کا رب ہے کہتے ہوئے اس بچے کو تیر مارا جو اس کی کنپٹی میں جا لگا تو بچے نے اپنی کنپٹی میں تیر والی جگہ پر ہاتھ رکھا اور مر گیا ۔

تو ہر طرف سے لوگ پکار اٹھے ہم اس بچے کے رب پر ایمان لائے ، ہم بچے کے رب پر ایمان لائے ، ہم بچے کے رب پر ایمان لائے ، تو بادشاہ کو آ کر کہا گیا کہ جس سے تو ڈرتا تھا اللہ تعالیٰ کی قسم وہی کچھ ہو چکا ہے لوگ تو اس پر ایمان لا چکے ہیں ، بادشاہ نے گلیوں کے سامنے خندقیں کھودنے کا حکم دیا تو خندقیں کھودیں گئیں اور ان میں آگ جلائی گئی ، بادشاہ کہنے لگا جو بھی اپنے دین سے پیچھے نہیں ہٹے گا اسے اس میں جلا کر راکھ بنا دو ، تو انہوں نے ایسا ہی کیا ، حتیٰ کہ ایک عورت اپنے دودھ پیتے بچے کے ساتھ آئی اور اس میں جانے سے ہچکچاہٹ محسوس کرنے لگی تو اس دودھ پیتے بچے نے کہا امی جان صبر کرو آپ ہی حق پر ہیں ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (5327) ۔

حق کی معرفت اور اس پر ایمان اور ثابت قدمی میں پراثر اس قصہ کے بعد ہم آپ سے یہ کہنا چاہیں گے کہ اگر آپ دیکھتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کے گھروالے آپ کو فتنہ سے دوچار کردیں گے تو پھر آپ اپنے قبول اسلام کے بعد ان سے اسے چھپا کر رکھیں ، اور نمازیں بھی چوری چھپے ادا کرتے رہو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آسانی پیدا فرمادے اور آپ کے لیے کوئی فیصلہ کردے اور وہی سب سے اچھے فیصلے کرنے والا ہے ۔

ہم ایک قاری اور سوال کرنے والے اور مستقبل میں ان شاء اللہ اپنے مسلمان بھائی کو مرحبا اور خوش آمدید کہتے ہیں ۔

واللہ اعلم ۔